Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتح ۱۳۵۱ ہش

دسمبر ۱۹۷۲ء

ایڈیٹر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۸ ۷

ماہنامہ خدام الاحمدیہ ربوہ

نبوت ۱۳۵۱ ہش — نومبر ۱۹۷۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

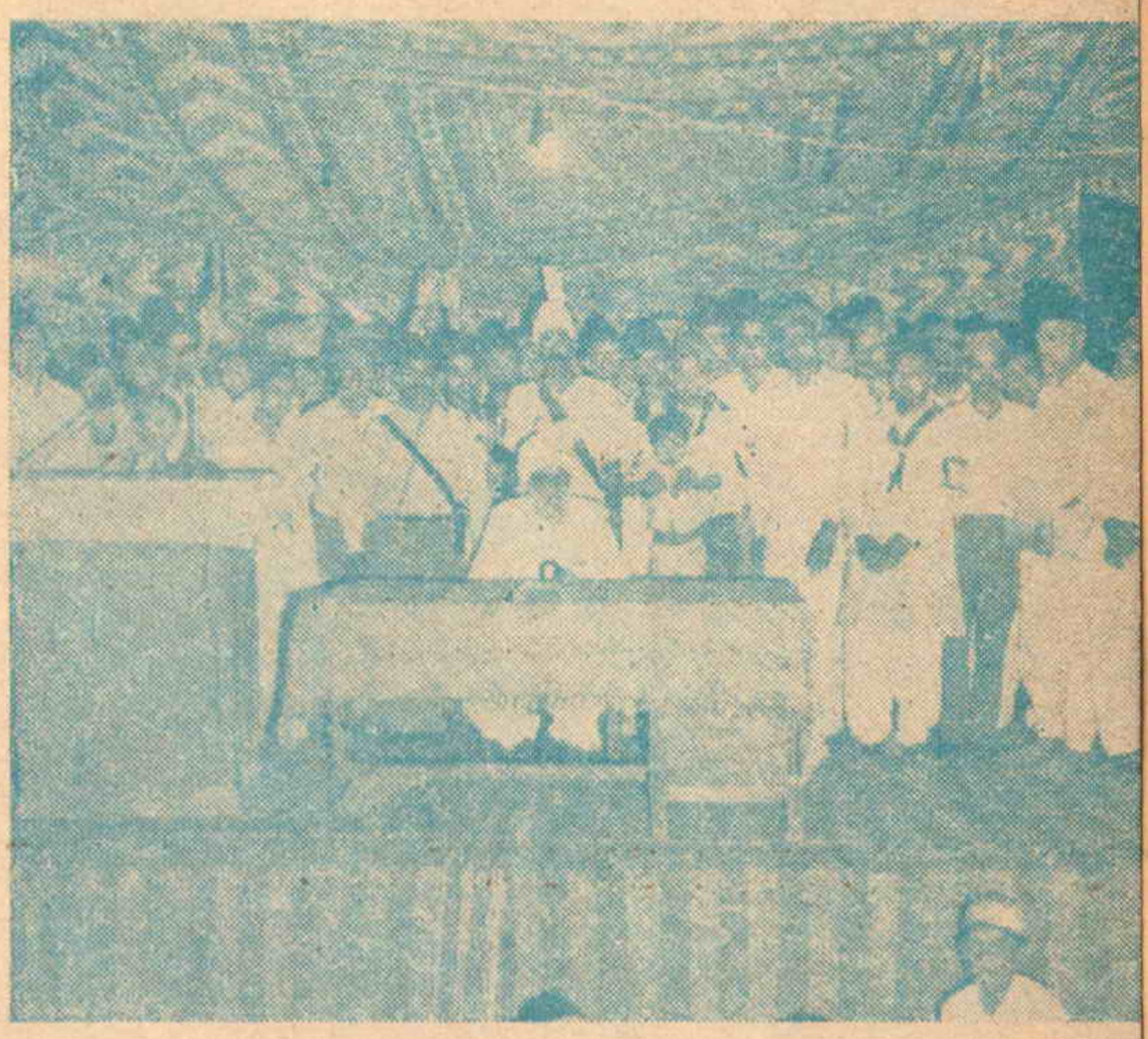

سیدہ اللہ تعالیٰ منتظمین اجتماع اطفال کے ساتھ
فرما ہیں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ
اجتماع اطفال میں خطاب کے بعد
دعا فرما رہے ہیں ۔

احب خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم پروفیسر
ی حمیداللہ صاحب سالانہ اجتماع اطفال کے
پر اطفال سے خطاب کرنے کیلئے سٹیج پر
فرما ہیں انکے دائیں مہتمم اطفال مکرم
محمد اسلم صاحب صابر بیٹھے ہیں ۔

Nusrat Art Press, Rabwah.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۵	فتح ۱۳۵۱ھ ش	دسمبر ۱۹۷۲ء	شمارہ ۱۲

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

کتابت ═══ حمید الدین

سالانہ چندہ :-	۵ روپے	ہوائی ڈاک :-	۱۸ روپے
فی پرچہ :-	۵۰ پیسے	بحری ڈاک :-	۸ روپے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر ؛ پرنٹر :- سید عبدالحی ؛ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ ؛ رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۲۸۔

اداریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات چیت

دسمبر کا مہینہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بہت ہی اہم ہے۔ اِسی مہینے آج سے ۹۷ سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ دسمبر کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو ہر احمدی بچہ بوڑھا اور جوان جلسہ سالانہ کے انتظار میں گن گن کر دن گزارتا ہے۔ ویسے تو سارا سال ہی اِس مقدس جلسہ کا انتظار ہوتا ہے لیکن انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعوں کے بعد یہ حالت ہوتی ہے کہ جی چاہتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام پلک جھپکنے میں آجائیں۔

حضرت مسیح موعود مہدیٔ معہود علیہ السلام کے وجود کی عظیم الشان برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں جلسہ سالانہ جیسی عظیم الشان اور شاندار نعمت عطا ہوئی ہے۔ اس پر ہم خدا تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر کریں کم ہے۔ یہ دن بھی کتنے بابرکت دن ہیں۔ مُلک کے گوشے گوشے سے بلکہ دنیا کے دوسرے مُلکوں سے بھی احمدی ربوہ میں کھنچے چلے آتے ہیں اور ہر طرف سے السلام علیکم کی محبت بھری آوازیں آرہی ہوتی ہیں۔ نمازوں کے وقت مسجدوں میں تِل دھرنے کو جگہ نہیں ہوتی۔ مہمانوں کی کثرت سے ربوہ کا ہر گھر بھرا ہُوا ہوتا ہے اور ربوہ کے بازاروں میں کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ ربوہ کی چھوٹی سی بستی میں مُلک مُلک کے لوگ موجود ہوتے ہیں اور یہ ایسا شاندار نظارہ ہوتا ہے کہ دل خوشی سے بھر جاتا ہے اور بے اختیار خدا تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگتا ہے۔

ایک وقت وہ بھی آئے گا جب تمام دنیا میں احمدی ہی احمدی ہوں گے۔ ہر ملک احمدیوں سے ہی آباد ہوگا۔ اور دنیا میں ہر جگہ وہی نظارہ ہوگا جو جلسہ سالانہ پر ہمیں ہر سال نظر آتا ہے۔ اور دنیا کا ہر فرد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجے گا۔ اور ہر شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ آپؐ کے غلام اور فرزند حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کی غلامی پر فخر کرے گا (انشاء اللہ) ؂

خدا تعالیٰ کے نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے بچّو!

لا الٰہ الّا اللّٰہ

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

یہ ہمارا کلمہ ہے۔ کتنا سچّا اور پیارا کلمہ ہے بالکل صاف اور سیدھی بات اِس کلمہ میں بیان کر دی گئی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ جو اللہ ہمیں پیدا کرنے والا ہے اور جس اللہ نے ہماری زندگی کے لئے ہر قسم کے ساز و سامان مہیّا فرمائے ہیں۔ اور وہی اللہ جس کے حضور ہم نے اِس دُنیا سے مرنے کے بعد ایک دن حاضر ہونا ہے — ہاں ہاں وہی اللہ جس کے اختیار میں نہ صرف اِس دنیا کی تکلیف اور آرام ہے بلکہ آئندہ آنے والی زندگی میں بھی جو دُکھ سُکھ آئیں گے ان پر بھی اسے پورا پورا اختیار اور قدرت ہے — اس اللہ کو ہم ایک مانتے ہیں اور اس کے حکم کے مطابق اور اس کی خوشنودی اور رضامندی کی خاطر ہم نے اپنی زندگی گذارنے کا عہد کیا ہے۔ یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی ہمارا ایمان ہے۔

اسی عقیدے کو سمجھانے کے لئے اور دنیا میں پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو بھیجتا ہے جو رسول اور نبی کہلاتے ہیں۔

رسول کے معنی ہیں بھیجے ہوئے۔ چونکہ خدا تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دنیا میں اِس لئے بھیجتا ہے کہ وہ اس کے دوسرے بندوں کو خدا تعالےٰ کا پیغام پہنچائیں اسی لئے انہیں رسول کہتے ہیں۔ اور نبی کے معنے ہیں خبر دینے والا۔ چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے رسول خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں اور اس کی بتائی ہوئی بہت ساری باتوں کی خبر بھی دیتے ہیں اِس لئے انہیں نبی کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کتنے رسول بھیجے اس کی صحیح تعداد تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ بہرحال ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس دنیا میں ہزاروں نبی بھیجے — آپکے دماغ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہو گا کہ محض اتنی سی بات بتانے کے لئے کہ " اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں" اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعالیٰ نے ہزاروں نبیوں کو بھیجا حالانکہ یہ تو بڑی صاف اور سیدھی سادھی بات ہے۔ نہ اس کے سمجھنے میں کوئی مشکل ہے اور نہ اس اچھی بات کو پھیلانے میں کوئی مصیبت پیش آ سکتی ہے — لیکن آپ کو یہ جان کر ضرور تعجب ہو گا کہ دنیا کے کروڑوں انسانوں نے نہ صرف یہ کہ اس سیدھی سادھی بات کے سمجھنے اور سننے سے ہی انکار کر دیا بلکہ وہ بابرکت لوگ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس سچے کلمہ کو سمجھانے کے لئے آئے تھے ان کے ساتھ ہر قسم کا مذاق اور ٹھٹھا کیا۔ اور انہیں طرح طرح سے ستایا گیا، گھروں سے نکال دیا گیا، وطن سے بے وطن کر دیا گیا اور ہر قسم کی مشکلات اور مصیبتوں میں ان کو گرفتار کیا، یہاں تک کہ موقعہ ملنے پر ان میں سے بعض کو قتل بھی کر دیا گیا۔

یہ ناسمجھ بندے جو خدا کے رسولوں کا انکار ہی کرتے رہے ان کی اس ناسمجھی پر ہر سمجھدار شخص افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کی اِس حالت کا قرآن مجید میں ذکر کر کے ان کے متعلق افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:-

یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا
يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(یٰسٓ آیت ۳۱)

یعنی ان بندوں پر جو انکار کی طرف مائل ہیں بہت افسوس ہے۔ جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو وہ اُس سے تمسخر کرنے لگ جاتے ہیں۔

یہ لوگ ہمیشہ اپنے غرور کے نشہ میں چُور رہے اور جب کبھی بھی اُن کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پر ایمان لانے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے ہمیشہ ہی لاپرواہی اور تکبّر کے ساتھ انکار کیا۔ ان کی اس لاپرواہی اور تکبّر کا قرآن مجید میں اِن الفاظ میں ذکر آیا ہے:-

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ

(سورہ الصّٰفّٰت آیت ۳۶)

یعنی وہ ایسے لوگ تھے کہ جب کبھی ان سے یہ کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو تو وہ تکبّر کیا کرتے تھے۔

دنیا میں ہزاروں نبی آئے اور سب نے خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے اپنے زمانے میں اپنی اپنی قوم کے لوگوں کو اِس پیارے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے سمجھانے اور پھیلانے میں ہر قسم کی تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیں۔ سب نبیوں کا ذکر نام لیکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نہیں فرمایا چند نبیوں کا ذکر نام کے ساتھ قرآن مجید میں ہے۔ آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ وہ کون کون سے نبی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔

(۱) حضرت آدمؑ۔ (۲) حضرت ادریسؑ۔ (۳) حضرت نوحؑ۔ (۴) حضرت ہودؑ۔ (۵) حضرت صالحؑ۔ (۶) حضرت لوطؑ۔ (۷) حضرت ابراہیمؑ۔ (۸) حضرت اسماعیلؑ۔ (۹) حضرت اسحاقؑ۔ (۱۰) حضرت یعقوبؑ۔ (۱۱) حضرت یوسفؑ۔ (۱۲) حضرت شعیبؑ۔ (۱۳) حضرت صالحؑ۔ (۱۴) حضرت ہارونؑ۔ (۱۵) حضرت موسیٰؑ۔ (۱۶) حضرت داؤدؑ۔ (۱۷) حضرت سلیمانؑ۔ (۱۸) حضرت ایوبؑ۔ (۱۹) حضرت ذوالکفلؑ۔ (۲۰) حضرت یونسؑ۔ (۲۱) حضرت الیاسؑ۔ (۲۲) حضرت الیسعؑ۔ (۲۳) حضرت زکریاؑ۔ (۲۴) حضرت عزیرؑ۔ (۲۵) حضرت یحییٰؑ۔ (۲۶) حضرت عیسیٰؑ۔ (۲۷) اور سب نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہم احمدی مسلمان خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ دنیا کی کسی قوم اور کسی ملک میں خدا تعالیٰ نے جتنے نبی اور رسول بھیجے وہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اور اسی کی توحید پھیلانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر تھے۔

ان نبیوں میں سے یہودی حضرت عزیرؑ کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں۔ مگر یہ خدا تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ، بہتان اور گستاخی ہے۔ کیوں کہ سب نبی انسان اور خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے بھی نبی تھے وہ سب خاص خاص قوموں کی اصلاح کے لئے اور توحید کے علاوہ دوسرے خاص خاص مقاصد کو پورا کرنے کے لئے آئے تھے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام صرف بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے۔ گویا ان کے ذمہ خدا تعالیٰ کی توحید کی اشاعت کے علاوہ بنی اسرائیل کی اصلاح کا کام تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے زیادہ زور اپنی قوم کو فرعونِ مصر کی غلامی سے آزاد کروانے کی طرف لگایا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی تمام زندگی توحید الٰہی کی اشاعت کے ساتھ ساتھ بنی اسرائیل کے اتحاد کی کوششوں میں لگے رہے۔ اور اس غرض کے لئے آپؑ نے بنی اسرائیل کے دوسرے قبیلوں کی تلاش میں دُور دراز مقامات کے سفر بھی اختیار کئے جن میں کشمیر کا سفر بھی تھا اور بالآخر یہیں آپ نے وفات پائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شعیبؑ کی قوم میں ناپ تول میں کمی کا بہت بڑا عیب تھا۔ آپ نے خدائے واحد کی توحید کے قیام کے ساتھ ساتھ اپنی قوم کو اس بُرائی سے روکنے کی طرف توجہ دی۔

حضرت لوطؑ اپنی قوم کے لوگوں کو بے حیائی کی باتوں سے منع کرتے رہے۔

اِسی طرح ایک زمانے میں کئی کئی نبی بھی آتے رہے۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ کا زمانہ ایک ہے۔ حضرت شعیبؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ ایک وقت ہی تھے۔ جس طرح یہ نبی خاص خاص زمانے اور خاص خاص قوم کے لئے تھے اسی طرح ان کی شریعتیں بھی انہی قوموں کے لئے خاص تھیں۔ تمام دنیا کے لئے نہیں تھیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ملک اور ہر قوم اور ہر زمانے کے لئے اپنا نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپؐ کی شریعت بھی کامل شریعت ہے جو قیامت تک کے لئے ہے اور تمام جہانوں کے لئے ہے۔

جو لوگ جس کتاب اور جس نبی کو مانتے ہیں وہ اُن کی اُمّت کہلاتے ہیں۔ مسلمان قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتاب مانتے ہیں اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ اس پاک کتاب میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اس کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک حرف وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ یہ خدا تعالیٰ کی آخری اور مکمل کتاب ہے اور تمام جہانوں کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر زمانے کے لوگوں کے لئے علوم کے خزانے رکھے ہیں۔ جو لوگ اِس پاک کتاب سے پیار کرتے ہیں اور اس کی باتوں پہ غور و فکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر ہر زمانہ کے مطابق معانی کھولتا چلا جاتا ہے۔

ہم احمدی یعنی حقیقی مسلمان قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کی مقدس کتاب یقین کرتے ہیں اور اِس بات پہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری شریعت والے نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو کوئی نئی شریعت لانے کا دعوےٰ کرے۔

ہمارا دین، دینِ اسلام ہے جو ہر طرح کامل اور مکمل ہے۔ ہماری یہ دعا ہے اور کوشش ہے کہ رُوئے زمین کے تمام لوگ جلد از جلد اسلام قبول کر لیں اور خدا تعالیٰ سب کو یہ دین قبول کرنے کی توفیق دے اور اسی پر سب کا خاتمہ ہو۔ آمین ٭

(بھائی جان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کو کھیلنے اور کھیلیں دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ جب بھی آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ منعقد کرتی ہے تو ان شاندار میچوں کو بڑوں کے ساتھ ساتھ بچے بھی بہت شوق سے دیکھتے ہیں۔ اور کھلاڑیوں کے کھیل کے نظارے سے اس قدر خوش ہوتے ہیں کہ ان کی خوشی کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

دونوں طرف کی ٹیمیں خوب جم کر ایک دوسری کا مقابلہ کرتی ہیں۔ دونوں طرف سے خوب زور آزمائی ہوتی ہے۔ لیکن بعض ٹیمیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے کھلاڑی دیکھنے میں بڑے کمزور نظر آتے ہیں لیکن وہ بہت ہی ہنرمند اور جان لڑانے والے ہوتے ہیں۔ ان کا بھروسہ اپنی قوت و طاقت پر نہیں ہوتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جب ایسی ٹیمیں میدان جیت لیتی ہیں تو بہت لطف آتا ہے۔ سب خوش ہو کر اس ٹیم کی تعریف کرتے ہیں اور اسے خوب شاباش اور انعام دیتے ہیں۔

تشحیذی بچو! آج ہم آپ کو ایک ایسے ہی میچ کا حال سناتے ہیں۔ یہ میچ بہت ہی عجیب و غریب اور دلچسپ ہے اور تقریباً ۹۰، ۹۲ سال سے ہو رہا ہے اور ابھی تک جاری ہے۔ اور اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ ہار جیت کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ جب یہ آخری فیصلہ ہوگا تو دنیا میں ایک بہت بڑی تبدیلی واقع ہوگی۔ اور دنیا کی کایا ہی پلٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو جبکہ حضور ابھی بچے ہی تھے خواب میں اس میچ کا ایک نظارہ دکھایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں ہی وہ خواب ہم آپ کو سناتے ہیں۔ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں ابھی چھوٹا تھا۔ میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک پر جو مدرسہ احمدیہ[1] کے پاس سے مہمان خانہ[2] کو جاتی ہے کبڈی ہو رہی ہے۔ ہم ایک طرف ہیں اور غیر احمدی دوسری طرف۔ غیر احمدیوں میں سے جو بھی ہماری طرف آتا ہے ہمارے آدمی اُسے پکڑ کر بٹھا لیتے ہیں۔ حتّٰی کہ اُن کے سارے آدمی ہماری طرف آ گئے۔ صرف مولوی محمد حسین بٹالوی پیچھے رہ گئے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ انہوں نے بھی دیوار کی طرف مُنہ کر کے آہستہ آہستہ ہماری طرف چلنا شروع کیا جب وہ درمیانی لکیر پر پہنچے تو کہنے لگے کہ جب سارے ہی آ گئے ہیں تو میں بھی آجاتا ہوں۔ یہ کہکر وہ بھی ہماری طرف آ گئے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صـ۲۵۲)

تو بچّو! اب آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ کبڈی کے اس میچ سے کیا مراد ہے۔ یہ میچ جماعت احمدیہ اور دوسرے لوگوں میں ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ لوگوں کو حقیقی اسلام کی طرف بُلا رہی ہے اور بعض لوگ اسکی مخالفت کر رہے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی مخالفت کے باوجود لوگ ایک ایک کر کے خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم کی ہوئی اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ شامل ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ مقابلہ اسی طرح جاری رہے گا یہاں تک کہ تمام دنیا کے لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں گے۔ اُس وقت رُوئے زمین پر احمدیت ہی احمدیت ہوگی یعنی ہر طرف حقیقی اسلام نظر آئے گا۔

بچّوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا ہے کہ:-

"انشاء اللہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔"

پیارے بچّو! دن رات دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ جلد وہ دن لائے کہ جب تمام دنیا میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام پھیل جائے اور ساری دنیا کی قومیں حقیقی اسلام قبول کر کے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں شامل ہو جائیں۔

اے خدا! تو ہماری زندگیوں میں ہی اسلام کے غلبہ کا دن ہمیں دکھا۔ آمین +

---

[1] مدرسہ احمدیہ اور مہمان خانہ سے یہاں مراد قادیان کا مدرسہ احمدیہ اور مہمان خانہ ہے۔ قادیان جماعت احمدیہ کا اصل مرکز ہے جو آجکل مشرقی پنجاب بھارت میں ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے چند

ایمان افروز واقعات!

(از شیخ عبد الماجد۔ اچھرہ۔ لاہور)

ایک دفعہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام لاہور تشریف لائے تو چند نوجوانوں کو خیال پیدا ہوا کہ دوسری قوموں کے لیڈر جب یہاں آتے ہیں تو ان کی گاڑیاں گھوڑوں کی بجائے نوجوان خود کھینچتے ہیں۔ اس نقل میں چند احمدی نوجوانوں نے مشورہ کیا کہ ہم بھی اپنے پیارے امام کو گاڑی میں بٹھا کر اس کی گاڑی کو خود اپنے ہاتھوں سے کھینچیں اور اس طرح اپنی دلی محبت کا ثبوت دیں۔ چنانچہ نوجوانوں نے گاڑی والے سے کہا کہ گھوڑے الگ کر لو آج گاڑی ہم خود کھینچیں گے۔ گاڑی والے نے ایسا ہی کیا۔ جب حضرت صاحبؑ باہر تشریف لائے تو گاڑی کو گھوڑوں کے بغیر دیکھ کر فرمایا کہ گھوڑے کہاں ہیں؟ نوجوانوں نے عرض کیا۔ آج حضور کی گاڑی کھینچنے کا شرف ہم خود حاصل کریں گے۔ حضورؑ نے فرمایا:۔

"فوراً گھوڑے جوتو۔ ہم انسان کو حیوان بنانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے۔ ہم تو حیوان کو انسان بنانے کے لئے آئے ہیں۔"

پیارے بچو! دیکھا آپ نے۔ حضرت صاحب کے پاکیزہ دل کی کیا حالت تھی۔ اگر کوئی دنیا دار انسان ہوتا تو خوش ہوتا اور اسے اپنی عزت سمجھتا۔ مگر حضرت صاحبؑ کے نزدیک اپنے نفس کی عزت کا سوال نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ کے پیغام کی عزت کا سوال تھا۔

(۲)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بالوں میں مہندی لگوا رہے تھے کہ ایک تعلیم یافتہ آریہ حضورؑ کی ملاقات کے لئے آگیا۔ وہ ایم۔ اے پاس تھا اور بڑا ہوشیار تیز اور چالاک آدمی تھا۔ اس نے آ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام پر کوئی اعتراض کیا۔ حضرت صاحبؑ نے اپنے ایک دوست سے فرمایا کہ آپ ذرا اس سے گفتگو کریں تو میں اس عرصہ میں مہندی لگوا لوں۔

احمدی دوست نے اس آریہ کے اعتراض کا جواب دیا۔ مگر اس نے جواب میں ایسی سجا سجا کر تقریر کی کہ ہمارے احمدی دوست اس کا جواب سن کر قریب قریب خاموش ہو گئے۔ حضرت صاحبؑ نے جب یہ دیکھا تو غیرت میں آکر فوراً مہندی لگوانا بند کر دی اور اس کے اعتراض کا جواب دینا شروع کر دیا۔ حضورؑ نے بھی تقریباً وہی دلائل دیئے جو احمدی دوست نے دیئے تھے۔ مگر حضورؑ کا انداز ایسا دلکش اور اتنا موثر تھا کہ وہ آریہ حضورؑ کے آگے سجدہ میں گر گیا۔ حضورؑ نے اسے اپنے ہاتھ سے اٹھایا اور سجدہ کرنے سے منع کیا۔ اس کے بعد یہ آریہ دونوں ہاتھ ملا کر ہندوانہ طریق پر بڑے ادب سے سلام کرتا ہوا حضور کی طرف پیٹھ پھیرے بغیر پچھلے پاؤں پیچھے ہٹتے ہٹتے باہر چلا گیا۔

(۳)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک قادیان کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام دین صاحب جو لدھیانہ کے رہنے والے تھے اور بہت غریب آدمی تھے۔ کپڑے بھی ان کے پھٹے پرانے تھے۔ وہ حضورؑ سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضورؑ کے قریب بیٹھ گئے۔ اور ان کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام دین صاحب کو پرے ہٹنا پڑا۔ حتیٰ کہ وہ پیچھے ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضورؑ نے جو یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھائیں اور میاں نظام دین سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"آؤ میاں نظام دین ہم
اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا
کھائیں"

اور حضورؑ نے اور میاں نظام دین نے ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ اس وقت میاں نظام دین خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے اور جو لوگ میاں صاحب کو پرے دھکیل کر حضورؑ کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے پانی پانی ہو رہے تھے۔

پیارے بچو! دیکھا آپ نے حضورؑ نے ایک غریب، خستہ حال، پھٹے لباس دوست کی عملاً کتنی عزت قائم فرمائی ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوری کی سزا

(صوبیدار عبدالمنّان - ربوہ)

پیارے بچو! مَیں آپ کو متھرا کا ایک واقعہ بتانے لگا ہوں۔ ہندوستان کا ایک شہر متھرا ہے۔ یہ شہر بالائی کے پیڑے نہایت نفیس اور لذیذ ہونے کی وجہ سے مشہور ہے۔ میرے والد صاحبؓ بزرگوار نے فرمایا کہ مجھے ایک رات متھرا کی سرائے میں قیام کرنا پڑا۔ مَیں نے نانبائی سے کھانا لے کر کھایا پھر مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کیں اور دعائیں کرتا ہُوا چارپائی پر لیٹ گیا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ آدمی جو کہ طرز اور لباس سے سپیرے معلوم ہوتے تھے وہ آئے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ایک ہانڈی ہے جس کا مُنہ کپڑے سے بندھا ہے۔ اور ہانڈی کے گلے میں رسّی بندھی ہے۔ انہوں نے بھی سرائے کی دکان سے روٹی خریدی اور کھاکر سو گئے۔ کئی دن سے جنگلوں میں ایک خاص قسم کے سانپ کے پکڑنے کے لئے پھرتے رہے تھے۔ سانپ پکڑ کر لائے تھے۔ لیٹتے ہی خرّاٹے بھرنے لگے۔ اِس سرائے میں ایک چور بھی رہتا تھا۔ وہ آئے گئے مسافروں کے سامان پر ہاتھ صاف کر لیا کرتا تھا۔ اُس کو چوری کی بچپن سے عادت پڑ گئی تھی۔ جو کہ رفتہ رفتہ راسخ ہوگئی۔ اب کسی صورت بھی یہ عادت نہیں جا سکتی تھی۔ اُس نے اس عادت کی وجہ سے نمعلوم کتنے لوگوں کے دل دُکھائے تھے اور بد دُعائیں لی تھیں۔ بدقسمتی سے اُس کی نظر اُس ہانڈی پر پڑ گئی جو کہ سپیرے اپنے سرہانے کے پائے کے ساتھ لٹکا کر سوئے تھے۔ اس ظالم نے آؤ دیکھا نہ تاؤ مُنہ میں پانی بھر آیا۔ اور پاس سے گزرتے ہوئے آہستہ سے ہانڈی اُتار لی اور ان لوگوں کو محسوس بھی نہ ہونے دیا۔ اور دل میں پھُولے نہ سمایا اور اپنے اس کارنامہ پر فخر محسوس کیا کہ مَیں اِس فن میں اِتنا ماہر ہوں کہ لوگوں کی غفلت سے فائدہ اُٹھاکر روزانہ دُودھ بالائی کھاتا ہوں۔ آج نہ جانے اِس ہانڈی میں کتنے سارے بالائی کے پیڑے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونگے۔ ہانڈی لیکر نزدیک ہی ایک گھنے سایہ دار درخت کے نیچے جاکر اپنی آستین اُوپر چڑھائی اور نہایت احتیاط سے آہستگی سے ہانڈی کا کپڑا کھولا اور آہستہ سے چھپنی سرکاتے ہوئے جونہی ہانڈی میں ہاتھ داخل کیا پیڑے نکالنے کیلئے۔ اُسے کیا معلوم تھا کہ ہانڈی کے اندر بھوکا پیاسا گھبرایا ہوُا پریشان سخت زہریلا سانپ بند ہے۔ آج پتہ لگے گا۔ بس پھر کیا تھا آج اس بدبخت کی زندگی کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ سانپ نے فوراً ڈس لیا اور یہ دُنیا کو دُکھ دینے والا بدکردار انسان ہمیشہ کی نیند سو گیا۔ صبح جب سپیرے کی آنکھ کھُلی تو لیٹے لیٹے جونہی سرہانے کی طرف ہاتھ مارا تو ہانڈی ندارد۔ سر کو پیٹ لیا۔ ہڑبڑا کر اُٹھا۔ ساتھی شور و غل کی آواز سے جاگ اُٹھے۔ سرائے میں شور مچ گیا۔ لوگوں نے دریافت کیا بڑے میاں آپ کا کتنا نقصان ہوُا؟ چور کیا لے گئے؟ اُس نے جواب دیا کہ چیز تو قیمتی نہیں تھی مگر لیجانے والے کی جان تو قیمتی تھی۔ میری ہانڈی میں سانپ تھا۔ لوگوں کو بڑا فکر ہوُا۔ اِدھر اُدھر دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ سانپ کے زہر سے چور درخت کے نیچے پھُول کر کُپا ہوُا مرا پڑا ہے۔ نزدیک خالی ہانڈی چھپنی اور کپڑا پڑے ہیں اور سانپ فرار ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اب اس کی لاش کو دیکھ کر عبرت آتی تھی۔ اس کے قریب کوئی نہیں جاتا تھا۔ خاکروبوں کو بُلا کر اُس کی لاش کے قریب گڑھا کھدوا کر لاش کو اس میں دھکیل کر بے گور و کفن دبا دیا گیا۔ تب سرائے والوں کے مُنہ سے بے اختیار یہ کلمات نکلے۔ بکری کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ اِک نہ اِک دن تو چھُری تلے آئے گی۔ شکر ہے اب مسافروں کو اِس ظالم سے نجات ملی۔

پیارے بچو! ہمیں اِس واقعہ سے یہ سبق ملا کہ بچپن سے ہی اچھی عادتیں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں اور بُری باتوں سے نفرت۔ جو لوگ دُکھ دینے والے انسان سے تنگ آئے ہوئے ہوتے ہیں اس کے مرنے پر خوش ہوتے ہیں اور خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اور نیک آدمی کی وفات پر سب روتے ہیں اور اُس کی مغفرت کے لئے دُعائیں کرتے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک بنائے اور اچھے اچھے کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ٭

تشحیذ الاذہان کے سالنامہ میں چھپوانے کے لئے اپنے مضامین اور کہانیاں ۱۰ر دسمبر ۱۹۷۲ء سے پہلے پہلے بھائی جان کے نام بھجوا دیں ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریڈار سے ایک انٹرویو

رانا اعجاز احمد محمود

ننھے بھائیو! دو ماہ گزرے مجھے ایک فوجی چھاؤنی جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں میرے ایک پرانے ہم جماعت (جو اب بری فوج میں مکینیکل انجینئر ہیں) سے بھی ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے مجھے عجیب و غریب اسلحہ کی جدید چیزیں دکھائیں۔ میں نے وہاں ایک سیکشن میں ریڈار بھی دیکھا۔

ریڈار کو دیکھ کر مجھے بہت حیرت ہوئی۔ وہاں پاس ہی ایک کرسی پڑی تھی میں اس پر جھجکتے ہوئے بیٹھ گیا۔ ریڈار کو اوپر نیچے اور دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے ریڈار نے مجھ سے سرگوشی کی ہے۔

تاہم اسی رات خواب میں ہم نے خوب باتیں کیں۔ آپ بھی سن لیجئے۔ آپ بھائیوں سے چھپانے کی کیا بات ہے۔

ریڈار کی عجیب و غریب شکل دیکھ کر میں حیران ہو رہا تھا اور بڑے غور سے اس کے حصوں کو دیکھ رہا تھا کہ آواز آئی "کیوں بھئی آپ تو مجھے گھور رہے ہیں"۔

میں چونک پڑا۔ "ہائیں یہ مشین تو بولتی ہے"۔

"آپ کیا چیز ہیں؟" میں نے جرأت سے پوچھا۔

"میں علم برقیات کی جدید ترین اور حیرت انگیز ایجاد ہوں"۔

"ریڈیو اور ٹیلی ویژن کم جدید اور حیرت انگیز ہیں؟" میں نے بے اختیار کہہ دیا۔

"لیکن میں تو ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے بھی ایک قدم آگے ہوں۔ ریڈیو تو یہ ہے کہ نشرگاہ سے آواز برقی لہروں میں تبدیل ہو کر فضا میں پھیل جاتی اور ریڈیو سیٹ میں دوبارہ آواز بن کر گھر گھر سنائی دیتی ہے۔ اور ٹیلی ویژن ریسیور میں آواز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُننے کے ساتھ بولنے والے کو دیکھا بھی جا سکتا ہے۔ لیکن بھیّا یہ دونوں نشرگاہ کے محتاج ہیں۔ ان میں وہی کچھ دیکھا یا سُنا جا سکتا ہے جو نشرگاہ دکھائے یا سُنائے لیکن بھئی مَیں تو نشرگاہ کا محتاج نہیں ہوں۔ مَیں بذاتِ خود نشرگاہ بھی ہوں اور عکس گاہ بھی۔"

"بہت خوب، آپ کے کام کا اصول کیا ہے؟"

"ہاں تو سُنیئے۔ مجھ سے برقی شعاعیں نکل کر سینکڑوں میل کے دائرے کی چیزوں پر چھا جاتی ہیں اور وہاں سے پلٹ کر پھر مجھ میں داخل ہو جاتی ہیں اور میرے چہرے (یعنی پردے) پر ان چیزوں کا عکس آثار دیتی ہیں۔ یہ سب کام ایک لمحے کے ہزارویں حصّہ میں ہو جاتا ہے۔"

"آپ ذرا تفصیل سے اپنے کام کا طریق بتائیے۔"

"میرے طریق کار کو سمجھنے کے لئے برقیات کی چند ابتدائی باتیں جاننا ضروری ہیں۔"

"مثلاً کونسی باتیں؟" مَیں نے وضاحت چاہی۔

"یہ کہ دنیا کی تمام مادی اشیاء دو طرح کی ہوتی ہیں۔ مرکبات اور مفردات۔ لوہا، تانبا، سونا، سوڈیم، کلورین، ہائیڈروجن، آکسیجن وغیرہ۔ کل ۱۰۲ مفردات دریافت ہو چکے ہیں۔ دنیا میں جتنی لاکھوں چیزیں ہیں وہ اِنہی مفردات میں سے کسی دو یا دو سے زیادہ مل کر بنی ہیں۔"

"جیسے پانی، آکسیجن اور ہائیڈروجن سے مل کر بنتا ہے اور کھانے کا نمک سوڈیم اور کلورین کے ملنے سے۔" مَیں نے مثال پیش کی۔

"بالکل ٹھیک۔ اگر کسی مفرد شے کے ٹکڑے کرتے کرتے ہم اس چھوٹے سے چھوٹے ذرّے تک پہنچ جائیں جس کے اب دو ٹکڑے نہیں کئے جا سکتے تو اس آخری ذرّے کو اس چیز کا ایٹم کہتے ہیں۔"

"لیکن موجودہ زمانے میں یہ ایٹم بھی توڑا جا سکتا ہے۔ ایٹم کوئی ایسا ذرّہ نہیں ہے جو بالکل تن تنہا ہو، بلکہ ہر ایٹم کے اندر ایک چھوٹا سا نظامِ شمسی موجود ہے۔" مَیں نے اپنا علم جتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں بھئی سُنتے تو جائیے۔"

"جی۔ جی بتائیے۔"

"ایٹم کے اندر تین خاص قسم کے ذرّات پائے جاتے ہیں۔ الیکٹرون، پروٹون اور نیوٹرون۔ ہر الیکٹرون میں ایک خفیف سی منفی برقی طاقت ہوتی ہے اور پروٹون میں مثبتی اور نیوٹرون میں صفر۔ ایٹم کے مرکز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بہت سے پروٹون اور الیکٹرون کا ایک گچھا ہوتا ہے۔ الیکٹرون اس مرکز کے چاروں طرف گردش کرتے رہتے ہیں۔ ایٹم کے مرکز کو جنبش دینا تو بہت دشوار ہے۔ مگر الیکٹرون یا برق پارے ایٹم سے بآسانی جُدا کئے جا سکتے ہیں۔ اور جب خاص خاص اشیاء خلاء میں گرم کی جاتی ہیں تب تو یہ برق پارے بڑی شدّت اور سرعت سے اُبلنے لگتے ہیں اور فضا کے گوشے گوشے میں پھیل جانے کی استعداد رکھتے ہیں اور جو چیز ان کے راستے میں حائل ہوتی ہے اس سے ٹکرا کر اِس طرح لَوٹ آتے ہیں جیسے آواز۔ ان کی رفتار ۱،۸۶،۳۰۰ میل فی سیکنڈ ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور خود ریڈار میں بھی اِن ہی برق پاروں کو کام میں لاتے ہیں اور ان کے بَل بوتے پر حیرت انگیز نتیجے مرتّب کرتے ہیں۔"

"آپ کو ریڈار کیوں کہا جاتا ہے؟"

"میرا نام دراصل انگریزی کے چار لفظوں کے ابتدائی حروف سے مل کر بنا ہے (۱) ریڈیو RADIO (۲) ڈی ٹیکشن DETECTION (یعنی سراغ رسانی)۔ (۳) اینڈ AND۔ (۴) رینجنگ RANGING (یعنی سمت اور فاصلہ دریافت کرنا)

اِس طرح | R A | D | A | R |

مل کر ریڈار بن گیا۔

"آپ برق پاروں کے ذریعے فضا میں سینکڑوں میل پھیلی ہوئی چیزوں کی شکل، سمت اور فاصلہ کیسے معلوم کر لیتے ہیں؟"

"مجھ سے برق پاروں کی ایک تیز شعاع اِس طرح چاروں طرف گھومتی ہے کہ وہ فضا کے گوشے گوشے کی خبر لے لیتی ہے۔ ان شعاعوں کے راستے میں جو چیزیں ہوتی ہیں اُن پر پڑ کر یہ شعاعیں میری طرف واپس لَوٹتی ہیں اور مَیں ان کو اکٹھا کر کے اپنے پردے پر جمع کر دیتا ہوں۔ میرا یہ پردہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے ٹیلی ویژن کی سکرین۔ یعنی یہ ایک ایسے مادے کا بنا ہوتا ہے جو برق پاروں کے تصادم (ٹکراؤ) سے جگمگانے لگتا ہے اور جس چیز پر سے یہ لَوٹ کر آتے ہیں اُن کی تصویر میرے پردے پر کھنچ جاتی ہے۔"

"آپ کی ضرورت کب محسوس ہوتی ہے؟"

"یوں تو مجھے دَورانِ جنگ ایجاد کیا گیا تھا لیکن اب مَیں ہمہ وقت انسان کی خدمت کے لئے وقف ہوں۔ مَیں ہوابازوں اور جہازرانوں کی جانوں کا محافظ ہوں۔ جب وہ رات کی تاریکی اور گھنگھور گھٹاؤں کے اندھیرے میں گھرے ہوتے ہیں تو کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُوربین اُن کی مدد نہیں کر سکتی۔ اُن کو ہر دم دوسرے جہاز، چٹان یا آئس برگ سے ٹکرا جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ ایسے آڑے وقت میں آخر مَیں ہی ان کے کام آتا ہوں۔

میری برقی آنکھیں گہرے سے گہرے بادلوں میں گھُس جاتی ہیں اور جہاز کے چاروں طرف سمندر کی سطح پر یا آسمانی فضا میں جو بھی چیز اُن کے رستے میں ہو اس کی تصویر میرے پردے پر آناً فاناً کھِنچ جاتی ہے۔ انہیں اُس چیز کی نوعیت، فاصلہ اور سمت کا پتہ بھی ٹھیک ٹھیک معلوم ہو جاتا ہے۔"

"ہوائی جہاز کے اُترنے میں بھی آپ مدد کرتے ہیں؟

"جی ہاں۔ ہوا بازی میں سب سے دشوار کام زمین پر اُترنا ہے۔ اور بدلی یا رات کے اندھیرے میں ہوائی جہاز کا زمین پر اُترنا تو اندھا دُھند موت کے مُنہ میں جانا ہے۔ ایسے موقعوں پر مَیں انہیں اپنے معجزے دکھاتا ہوں۔"

"ہوائی جہاز کو نیچے اُتارنے میں آپ کس طرح رہنمائی کرتے ہیں؟"

"ہوائی اڈے کے دفتر میں جو انجینئر طیاروں کو اُترنے میں مدد کرتا ہے اُس کو میرے پردے پر سَو میل دُور تک کا طیارہ نظر آ جاتا ہے اور میری رہنمائی کے مطابق طیارے کے ہواباز کو ہدایات دینا شروع کر دیتا ہے۔ ہواباز کے سامنے بھی میرا پردہ موجود ہوتا ہے اور اس کے کانوں پر ہیڈ فون۔ اب ہواباز کا کام بہت آسان ہے۔ وہ بس ان ہدایات کو سُنتا ہے جو ہوائی اڈے کا انجینئر دے رہا ہے اور میرے پردے پر موجود نقشوں کی مدد سے کلیں موڑتا جاتا ہے کہ کس سمت اُڑے، کتنا نیچے اُڑے، کس طرف جُھکے، کس رفتار پر اُڑے۔ لحظہ بہ لحظہ ان برقی پیغامات پر عمل کرتے کراتے ہواباز جہاز کو صحیح سالم ٹھیک ٹھکانے زمین پر اُتار لاتا ہے۔"

"بہت خوب! انسانی عقل پر آفرین کہنا چاہیئے۔" مَیں نے واقعی خوش ہو کر کہا۔

"میرے سبب ہوابازی میں جس قدر حفاظت اور سہولت کا امکان بڑھتا جا رہا ہے اس سے دَورِ حاضرہ کی ایک اہم خدمت کے معیار میں اضافہ اور فضائی رسل و رسائل میں ترقی ہو رہی ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بے شک یہ سب خدا تعالیٰ کا ہی فضل و احسان ہے کہ انسان کی سہولت اور حفاظت کے مختلف طریق اور تدابیر اس کے ذہن میں ڈالتا ہے۔ پھر انسان تحقیق کرتا ہے، سوچتا ہے، نئی نئی اشیاء تخلیق کرتا اور حیرت انگیز چیزیں ایجاد کرتا ہے۔"

اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ یوں یہ دعا جاری تھی:-

"اے خدا! تُو ہمارے
اطفال بھائیوں کو ایسے
اذہان عطا کر کہ وہ بھی
بڑے ہو کر بہترین سائنسدان
بنیں اور بنی نوع انسان
کی خدمت کے لئے ایسی مفید
اشیاء ایجاد کر دکھائیں۔

مہدیٔ پاکؑ کی آمد کی غرض و غایت

(از صوفی محمد اسحٰق سابق مبلغ انچارج کینیا، یوگنڈا و لائبیریا)

تھا یہ وعدۂ مُخبرِ صادق
مہدیٔ پاکؑ کا ہوگا ظہور
اب نہ ہوگا جانا دُور
ربوہ میں ہے جلوۂ طُور
باطل لرزاں کفر پہ ہیبت
باطل حق سے ہُوا مفرور
حق آیا اور باطل بھاگا
حق نہ ہوگا اب مستُور
باطل تو اب نہ ٹھہر سکے گا
بھاگے گا یہ دُور ہی دُور
حق ہے فاتح حق ہے غالب
حق کی فتح ہوئی منظور
حق نہ ہوگا اب مغلوب
سدا رہے گا وہ منصُور
مہدیٔ پاک نے جھنڈا گاڑا
اور ہے پھُونکا زور سے صُور
آؤ مل کر ہم پھیلائیں
دُنیا میں توحید کا نُور
شرک مٹا کر اس عالَم کو
نور سے ہم کریں مملو
صوفی اس مقصد کی خاطر
لازم تھا مہدی کا ظہور

سالنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

امسال جلسہ سالانہ پر تشحیذ کا سالنامہ شائع ہو رہا ہے۔ اس میں جو تشحیذی بچے اپنے فوٹو چھپوانا چاہیں وہ دس روپے بذریعہ منی آرڈر اور اپنی پاسپورٹ سائز کی تصویر مینیجر ماہنامہ تشحیذ کے نام ۱۰ دسمبر ۱۹۷۲ء تک اپنی مجلس کے قائد صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجھے واسطہ تیری رحمت کا پیارے

(مکرّم مولوی محمد صدّیق صاحب امرتسری امیر و مبلّغ انچارج احمدیہ مشن۔ فجی)

اِدھر بھی ہو چشمِ کرم ذاتِ باری
نہیں ہے چھپی تجھ سے حالت ہماری

یہ غم کھا رہا ہے شب و روز ہم کو
ہیں اہلِ جہاں دین و ایماں سے عاری

گھری جا رہی ہے مصائب میں ہر سُو
محمدؐ ترے کی یہ اُمّت بچاری

ہے تُو ہی تو ہر آن اُس کا سہارا
ترے بِن کرے کون حاجت براری

عیاں ہے یہ تجھ پر کہ سارے جہاں میں
ہمیں ہیں فقط تیرے سچّے پُجاری

ترے نام لیوا ہیں ہم، اِس لئے ہی
ہے دشمن ہوئی ساری دُنیا ہماری

مسلماں ہیں، اُمّت ہیں تیرے نبیؐ کی
ہے وقت آ پڑا پھر ذرا ہم پہ بھاری

مگر اب نہ ہاریں گے ہمّت کبھی ہم
ہے حُبِّ وطن بھی تو ایمانداری

یہ مانا سراسر گنہگار ہیں ہم
ہوئی ہے بڑی ہم سے غفلت شعاری

گدا ہیں مگر پھر بھی تیرے ہی دَر کے
ہے تیری ہی نصرت کی اُمیدواری

قسم تیرے اسمائے حُسنیٰ کی ہم کو
نہیں تجھ سے بڑھ کر کوئی شے بھی پیاری

تجھے واسطہ تیری رحمت کا پیارے
تُو سُن لے ہماری یہ فریاد و زاری

تُو اِس "پاک مٹی" کی پھر لاج رکھ لے
عطا کر ہمیں تقویٰ و دینداری

پھر اپنے محمدؐ کے گلشن پہ مولا
چلا اپنے فضلوں کی بادِ بہاری

یہ دشمن ترے اور ترے دینِ حق کے
ہیں پھر آ چڑھے سرحدوں پہ ہماری

ہیں ظاہر میں فوجی مگر درحقیقت
شجاعت سے بے بہرہ ہمّت سے عاری

کریں اِس طرف پھر نہ مُنہ بھول کر بھی
الٰہی لگا اِن پہ وہ ضربِ کاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چچا میاں

اُن کا نام تو مجھے یاد نہیں لیکن اُنہیں سب چھوٹے بڑے چچا میاں کہتے تھے۔ طبیعت کے بے حد سادہ، ہنس مُکھ، صاف دل، ہمدرد، وفادار غرض بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔

پچاس برس کے لگ بھگ عمر ہوگی قد خاصا لمبا تھا۔ بات بات میں شوخی، ہر وقت ہنستا اور ہنسانا اُن کا معمول تھا۔

چچا میاں سرکاری ملازم تھے، شام کو جب کام سے فارغ ہوتے تو محلّہ کے اکثر لوگ اُن کے پاس جمع ہوتے اور چچا میاں مزیدار لطیفے اور دلچسپ کہانیاں سُنا سُنا کر لوگوں کو خوش کرتے۔ رات کو جب وہ اپنے خاص انداز میں کہانیاں سُناتے تو ہم لوگ ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جاتے۔

اِس وقت مجھے اُن کی زبان سے سُنی ہوئی چند باتیں جو اُن کی ذات سے متعلق "بدحواسیاں" ہیں یاد آگئیں۔ سوچا چلو تشحیذی بچّوں کو اگلے وقتوں کے لوگوں کی کچھ باتیں سُنا دی جائیں۔

چچا میاں فارسی زبان کا ایک دلچسپ لطیفہ سُنایا کرتے تھے کہ ایک خراسانی اپنے گدھے پر چینی لادے ہوئے جنگل میں سفر کر رہا تھا کہ یکایک گہرا بادل اُٹھا اور اِس زور سے گرجا کہ اُس کا دُبلا پتلا گدھا کانپتے کانپتے بے دم ہوگیا تو خراسانی نے اللہ تعالیٰ سے اپنی زبان میں شکایت کی۔ "خرا کشتی، خرا کشتی" (تُو نے گدھا مار ڈالا۔ گدھا مار ڈالا) اس کے فوراً بعد بڑے زور سے بارش برسنے لگی۔ بارش اتنی تیز تھی کہ خراسانی کی تمام چینی شربت بن کر بہہ گئی۔ جب خراسانی نے اپنی چینی کا یہ حشر دیکھا تو زور زور سے چیخنا شروع کر دیا ــــ "اوّل خرا کشتی۔ دوم قند را شستی" (پہلے میرے گدھے کو مار ڈالا پھر ساری چینی دھو ڈالی)۔ اُس وقت بجلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چمکی تو خراسانی اور زیادہ بدحواس ہوکر چلایا۔ "اوّل خر را کشتی۔ دوم قند را شکستی۔ سوم برق را فرستادی کہ خراسانی کجاست۔" (یعنی پہلے میرے گدھے کو مارا پھر چینی کا ستیاناس کر دیا اور اب بجلی بھیج دی کہ خراسانی کہاں ہے۔)

ان کی والدہ بیان کرتی تھیں کہ جب وہ خاصے سمجھدار ہو چکے تھے ایک دن رات کو دیر سے واپس آئے۔ ہم سب گھر والے سو گئے تھے۔ گھر میں کسی کو زکام کی شکایت تھی۔ گیہوں کی بھوسی اُبال کر پانی پلانے کے بعد کسی برتن میں ڈھانک کر رکھ دیا تھا۔ جب انہوں نے کھانے کا تقاضہ کیا تو والدہ نے بستر پر لیٹے لیٹے کہہ دیا کہ باورچی خانہ میں دال اور روٹی رکھی ہے جاکر کھالو۔ آپ گئے اور دال کی جگہ اُبلی ہوئی بھوسی نکال کر خوب پیٹ بھر لیا۔ صبح جب اُن کی والدہ نے دیکھا کہ برتن میں دال جوں کی توں موجود ہے تو انہوں نے کہا کہ رات تم نے روٹی کاہے سے کھائی؟ کہنے لگے دال سے، مگر اس میں نمک کچھ کم معلوم ہوتا تھا۔

اسی طرح گرمی میں دن دہاڑے گلاس لیکر شہد کا شربت بنا کر پینے لگے۔ جس برتن میں شہد تھا اس کے قریب ہی گوند کا برتن بھی تھا آپ نے بجائے شہد کے بہت سارا گوند پانی میں ملایا اور غٹ غٹ چڑھا گئے۔

ایک مرتبہ چچا میاں سفر پر جانے کیلئے تیار تھے۔ ان کے ساتھ ان کے بڑے بھائی اور بھاوج بھی تھیں۔ گاڑی سٹیشن پر آچکی تھی آپ ٹکٹ لینے باہر چلے گئے بھائی اور بھاوج ایک مردانے ڈبے میں بیٹھ گئے۔ واپسی پر کیا دیکھتے ہیں کہ بھیڑ بہت زیادہ ہونے پر بھی ان کی بھاوج تو خوب پھیل کر بیٹھی ہوئی ہیں اور ایک عورت جگہ نہ ملنے کی وجہ سے علیحدہ کھڑی ہے۔ آپ نے بھاوج سے کہا اسے بھی اپنے پاس ہی جگہ دے دو مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئیں تو غصہ آگیا اور بھاوج کو دھکا دے کر الگ سرکاتے ہوئے کہنے لگے تم تو اس طرح بیٹھی ہو کہ ساری گاڑی خرید لی ہو دوسروں کی تکلیف کا تمہیں ذرا بھی خیال نہیں۔ وہ بے چاری پرے ہٹ گئیں کھڑی ہوئی عورت سیٹ پر جا بیٹھی۔ اب جو دوسری سیٹ پر نظر ڈالتے ہیں تو حیران ہو کر نظریں شرم کی وجہ سے نیچی کر لیتے ہیں کیونکہ ان کی بھاوج اور بھائی دوسری سیٹ پر بیٹھے تھے اور انہوں نے ناحق ایک غیر خاتون کو ڈانٹ پلا دی ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہمارا اپنا ڈاین"

(بے بی غزالہ تبسم خان پور)

"ڈابن" ایک بدصورت لڑکا تھا۔ اور سکول کے نکمّے لڑکوں میں شمار ہوتا تھا۔ اس کا باپ ایک غریب دکاندار تھا اور غربت کی وجہ سے اپنے بیٹے کی سکول کی فیس نقدی کی بجائے چیزوں کی صورت میں ادا کرتا۔ باپ کی غربت اور بدصورتی نے ڈابن کو احساسِ کمتری میں مبتلا کر دیا۔ سکول کے تمام لڑکے اسے مختلف ناموں سے چھیڑتے اور یہ سب کی باتیں خاموشی سے سُنتا رہتا۔

اسی سکول میں ایک اَور لڑکا "کف" بھی پڑھتا تھا۔ یہ لڑکا بے حد ذہین، ہوشیار اور شرارتی تھا۔ اسکی شرارتوں سے سب پریشان تھے مگر اس کے سامنے کوئی لڑکا بولنے کی جرأت نہ کرتا۔ ایک طرح سے "کف" سکول میں شہزادے کی طرح رہتا تھا۔ سب لڑکے اس کا حکم مانتے۔ ایک دن "کف" نے ڈابن کو کوئی کام کرنے کو کہا مگر ڈابن نے کہا کہ وہ کتاب پڑھ رہا ہے اس لئے کام نہیں کر سکتا۔ "کف" کو اس پر بے حد غصّہ آیا۔ مگر چُپ رہا۔

ڈابن کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اُس نے ایک بچّے کے چلّانے کی آواز سُنی۔ اس نے دیکھا کہ "کف" ایک لڑکے کو بُری طرح پیٹ رہا ہے۔ سزا کی وجہ یہ تھی کہ وہ لڑکا "کف" کے لئے شراب کی بوتل لاتے ہوئے ٹھوکر لگنے سے بوتل توڑ بیٹھا تھا۔ ڈابن نے کف کو سمجھایا کہ وہ چھوٹے بچے پر ظلم نہ کرے۔ اس پر کف کو غصّہ آ گیا۔ ڈابن کی پہلی حکم عدولی پر بھی اُسے بہت تاؤ آیا تھا۔ چنانچہ اس نے ڈابن کو "ڈوئل" لڑنے کا چیلنج دیا۔ ڈابن نے چیلنج قبول کر لیا اور سکول سے چھٹی کے بعد دونوں گراؤنڈ میں آ گئے۔ سکول کے تمام لڑکے کف کی حمایت میں تھے۔ صرف مار کھانے والا چھوٹا بچہ ڈابن کی طرف تھا۔ مقابلہ شروع ہوا تو "کف"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھیوں نے ڈابن کو ہوٹ کرنا شروع کر دیا۔ کف نے بھی ڈابن کی پٹائی کرنی شروع کر دی۔ ایک مرحلے پر ڈابن بالکل ہارنے لگا تھا کہ اچانک اس نے سنبھالا لے کر کف پر پہلا حملہ کیا۔ پھر وہ مسلسل حملے کرتا چلا گیا۔ اب کف بُری طرح مار کھا رہا تھا۔ کف کے ساتھی اب ڈابن کی طرف داری کر رہے تھے۔ اور اس کی حمایت میں نعرے لگا رہے تھے۔ ڈابن کے ایک وار نے کف کو گرا دیا۔ ڈابن جیت گیا تھا۔ تمام لڑکوں نے ڈابن کے حق میں نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ کچھ لڑکوں نے ڈابن کو کندھوں پر اُٹھا لیا۔ اور پھر ڈابن کی حمایت میں اتنے زور و شور کے ساتھ نعرے لگائے کہ ہیڈ ماسٹر صاحب دفتر سے نکل آئے۔ جب انہوں نے صورتِ حال کا جائزہ لیا تو ڈابن کو سزا دینے کا فیصلہ کیا۔ مگر عین وقت پر کف نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔ ڈابن کی سزا ختم ہو گئی۔ اب کف اور ڈابن گہرے دوست بن گئے۔ دونوں اکٹھے مل کر پڑھائی کرتے۔ کف کی دوستی سے ڈابن بھی ہوشیار بن گیا اور جلد ہی سکول کے ذہین لڑکوں میں شمار ہونے لگا۔

ڈابن ہمیشہ کہا کرتا تھا۔ کہ میری زندگی میں اِس خوشگوار تبدیلی کا سہرا اس مظلوم لڑکے کے سر ہے۔ جس کی حمایت میں مَیں کف سے لڑ پڑا تھا۔

(آزاد انگریزی ترجمہ)

ٹیلیفون ۴۱۶۲۲۸

برقی مرمّت۔ ڈنٹنگ۔ سپرے پینٹنگ

سروس اور انجن ٹیوننگ اور ہالنگ

کار کی اندرونی زیبائش اور مرمّت

کا کام بہت ہی تسلّی بخش اور مناسب داموں پر کیا جاتا ہے

آپ کی کار میں

کوئی خرابی پیدا ہو آپ فوراً ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ ہمیں ٹیلیفون کر دیں۔ ہمارے تجربہ کار مکینک خود ہی آپ کی گاڑی ورکشاپ لے آئیں گے۔

ہمارا کام ہر لحاظ سے

آپ کی تسلّی کے مطابق ہوگا۔ کار کی خرید و فروخت میں بھی ہم آپ کو مفت اور مستند مشورہ دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

اسٹار موٹرز ٹپ ٹاپ اسٹریٹ

علّامہ اقبال روڈ ـــــ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانت داری

پیارے بچو! دیانت داری سو خوبیوں کی ایک خوبی ہے۔ دیانت سے مراد یہ ہے کہ اپنے معاملات میں کسی کے ساتھ کسی قسم کا دھوکہ فریب نہ کرے۔ تجارت، ملازمت، لین دین، قرض، امانت، تعلق، سلوک، غرض کہ ہر امر میں دیانت، اخلاص اور نیکی سے کام لے۔

تجارت میں خراب اور ناقص مال اپنے دوسرے بھائیوں کے ہاتھ فروخت کرکے روپیہ کمانا دیانت داری نہیں۔ اسی طرح ملازمت میں ہوتے ہوئے کام نہ کرے اور حرام مال حاصل کرنے کی فکر میں لگے رہنا بھی دیانت داری نہیں۔ لین دین کے معاملے میں ٹال مٹول سے کام لینا اور دھوکہ و فریب دینا، کسی سے کوئی چیز اچھی اور عمدہ حالت میں لینے اور واپس کرتے وقت اُسے ناقص اور خراب چیز دینا بھی دیانت داری نہیں۔

اسی طرح امانت میں خیانت کرنا، جھوٹ بولنا، وعدہ پورا نہ کرنا، خوش اخلاقی سے پیش نہ آنا اور لوگوں کے ساتھ حسنِ معاملہ کرنے کی بجائے بدسلوکی کرنا۔ یہ سب چیزیں بد دیانتی ہیں۔

اسلامی تعلیم کے مطابق دیانت داری بنیادی چیز ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ حُسنِ اخلاق کے متعلق قرآن کریم کے احکامات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات دیانت داری ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔

کہنے کو بہت ہی چھوٹی بات ہے لیکن ہے بہت ضروری۔ اس کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ اور یہی وجہ تھی کہ جتنے بھی نبی اور رسول آئے ان سب نے اپنے ماننے والوں کو دیانت داری کی تعلیم دی۔ اور انہیں سمجھاتے رہے کہ کبھی کسی دوسرے کا حق نہ مارو اور خود کبھی اپنے حق سے زیادہ لینے کی کوشش نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں فرماتا ہے:۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝
اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ
مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ (سورہ تطفیف آیت ۲ تا ۷)

وزن میں کمی کرنے والوں کے لئے عذاب ہی عذاب ہے۔ یعنی ان لوگوں کیلئے جو لوگوں سے تول کر لیتے وقت تو پورا کر کے لیتے ہیں اور جب کوئی چیز دوسروں کو تول کر دیتے ہیں تو پھر وزن میں کمی کر دیتے ہیں ــــ کیا ان لوگوں کو یہ یقین نہیں کہ وہ قیامت کے دن زندہ کر کے اُٹھائے جائینگے۔ تاکہ وہ اس عظیم الشان وقت کا فیصلہ دیکھیں جس وقت تمام لوگ سب جہانوں کے رب کا فیصلہ سُننے کے لئے کھڑے ہونگے۔

سورۃ ہود میں اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیبؑ کی قوم کا ذکر کر کے حضرت شعیبؑ کی زبان سے فرمایا:۔

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا
النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ۔

(سورۃ ہود آیت ۸۶)

یعنی اے میری قوم! تم ماپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو۔ اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم تول کر نہ دیا کرو۔

اِسی طرح اور بہت سی آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے بد دیانتی سے روکا ہے اور دیانت داری کی تعلیم دی ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دیانتداری پر بہت زور دیا ہے۔ اِس بارہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند واقعات سُنیئے۔

(۱) عرب کے ایک تاجر جن کا نام سائب تھا وہ کہتے ہیں:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تجارت میں میرے شریک تھے لیکن حضورؐ نے ہمیشہ معاملہ کو صاف رکھا۔

(۲) حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بدّو سے کچھ رقم بطور قرض لی ہوئی تھی۔ ایک دن وہ بدّو آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ کی موجودگی میں بڑی سختی سے اپنی رقم کی واپسی کا تقاضا کرنے لگا۔ صحابہؓ اُسے غصے ہونے لگے مگر حضورؐ نے فرمایا "اسے کچھ نہ کہو میں نے اس کا قرض ادا کرنا ہے اس کو بولنے کا حق ہے۔ اس کا قرض ادا کر دو۔

(۳) ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے فرمایا ہے منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ایک یہ کہ جب کوئی بات کریگا تو جھوٹی کرے گا۔ دوسرے یہ کہ جب کوئی وعدہ کرے گا تو کبھی پورا نہ کرے گا۔ اور تیسری نشانی یہ بیان فرمائی کہ اگر اس کے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرتا ہے۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ کسی سے ایک اونٹ قرض کے طور پر لیا اور جب اُسے واپس کیا تو اُس سے اچھا اونٹ واپس کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر معاملے میں اپنے عمل سے دیانت داری کا اعلیٰ نمونہ ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔ آپؐ کی دیانت اور امانت اِس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ آپؐ کے جانی دشمن کفار بھی آپؐ کو "امین" کہتے تھے اور آپؐ کے پاس اپنی چیزیں امانت کے طور پر رکھتے تھے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور غلام سیدنا حضرت مسیح موعود مہدیٔ معہود علیہ السلام کی زندگی میں سے ہم صرف ایک واقعہ بچوں کو سُناتے ہیں۔ اس سے انہیں علم ہو جائے گا۔ کہ دیانتداری کسے کہتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی کتنی تاکید فرمائی ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ راستہ میں ایک کھیت کے کنارے ایک چھوٹی سی بیری اُگی ہوئی تھی اور اُسے بیر لگے ہوئے تھے۔ حضورؑ کے ساتھ دوسرے لوگ جو سیر میں شامل تھے اُن میں سے ایک شخص نے دیکھا کہ بیری کے نیچے ایک عمدہ اور پکا ہوا بیر پڑا ہوا ہے۔ انہوں نے بیر اُٹھا کر کھانا چاہا۔ اتفاق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر ان پر پڑ گئی آپؑ نے فرمایا "یہ بیر مت کھاؤ اور جہاں سے اُٹھایا ہے وہیں رکھ دو آخر یہ کسی کی ملکیت ہے اور مالک کی اجازت کے بغیر اسے کھانا ٹھیک نہیں"۔

تو عزیز بچو! دیکھو اگر وہ صاحب اپنی مرضی سے بیر اُٹھا کر کھا لیتے تو یہ دیانتداری کے خلاف ہوتا۔ بیری کسی اور شخص کی تھی اور اس میں لگے ہوئے بیروں کا بھی وہی مالک تھا۔ کسی اور کو حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ مالک کی اجازت کے بغیر ان بیروں کو ہاتھ بھی لگاتا۔ پس چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اس کا ہمیں حق بھی پہنچتا ہے یا نہیں۔ اگر حق پہنچتا ہے تو اس کام کے کرنے میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی حرج نہیں۔ اگر حق نہیں پہنچتا تو پھر ایسا کرنا بد دیانتی ہوگی۔ جب تک ہم چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اس بات کا کوئی خیال نہیں کریں گے ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں دیانت دار نہیں کہلا سکتے۔

پیارے بچو! آپ نے دنیا کے لئے نمونہ بننا ہے اس لئے ان احکام کو سمجھو اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق دیکھو اور دیانتداری اختیار کرو۔ نیک بنو۔ کسی کے ساتھ کوئی دھوکا نہ کرو +

(محمد شفیق قیصر)

سالنامہ تشحیذ الاذہان حاصل کریں!

جلسہ سالانہ پر رسالہ تشحیذ الاذہان کا سالنامہ شائع کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ صرف ان خریداران تشحیذ کو مل سکے گا جن کا چندہ جلسہ سے قبل یا جلسہ سالانہ پر وصول ہو جائے گا۔ نیز جلسہ تک تشحیذ کے خریدار بننے والے بھی اسے حاصل کر سکیں گے۔ اسلئے اگر آپ کا چندہ ختم ہے تو جلد بھجوا دیں نیز اپنے دوستوں کو جو تشحیذ کے خریدار نہیں خریدار بننے کی تلقین کریں تاکہ وہ بھی اسے حاصل کر سکیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے
وعدہ فرمایا
مَیں تیرے ماننے والوں کو دُنیا کے اُستاد بناؤنگا

پیارے بچّو!
دُنیا کے اُستاد بننے کے لئے
عالی دماغ ہونا ضروری ہے۔
اور دماغ کو طاقت دینے کیلئے

مقوّی دماغ گولیاں

ازحد مُفید ہیں
اچھے طالب علم اور ذہنی کام کرنے والے
ہمیشہ انہیں استعمال کرتے ہیں
آپ بھی یہ گولیاں استعمال کیا کریں!
تاکہ جلد جلد علم کے خزانے سمیٹ سکیں

حکیم نظام جان اینڈ سنز
گوجرانوالہ وربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قراردادِ تعزیت

یہ خبر نہایت افسوسناک ہے کہ محترم مرزا امیر احمد صاحب سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے دادا جان محترم میاں پیر محمد صاحب پیر کوٹی جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم موصی تھے اور آپؓ نے ۱۸۹۸ء میں حضور علیہ السلام کے دستِ مبارک پر شرفِ بیعت حاصل کیا تھا۔

مرحوم شب بیدار، عبادت گزار، کم گو، ظاہری اور باطنی طہارت کا خاص خیال رکھنے والے بزرگ تھے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر مسائلِ دینیہ پر عبور حاصل تھا۔ تبلیغ کا خاص شوق رکھتے تھے۔ ہم ممبران اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ آپ کے جملہ لواحقین سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ مرحوم کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور تمام پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(ہم ہیں ممبرانِ مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رسالہ تشحیذ الاذہان کا سالنامہ

○ — انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر تشحیذ الاذہان کا سالنامہ شائع ہو رہا ہے۔ اس کے لئے بچوں سے درخواست ہے کہ اچھی اچھی سبق آموز کہانیاں اور اچھے اچھے مضامین لکھ کر سالنامہ میں اشاعت کے لئے بھجوائیں۔!

○ — مضمون اور کہانی خود لکھی ہوئی ہو۔ اور صفحہ کے ایک طرف لکھیں۔

○ — جو بچے اپنی تصویر سالنامہ میں چھپوانا چاہیں وہ مینجر صاحب تشحیذ الاذہان کا ۱۷ پر ضرور دیکھیں۔!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ

حضرت سعید بن عامرؓ کا راز

حمص کے لوگوں کا ایک وفد حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور شکایت کی کہ "آپ کے گورنر سعید بن عامرؓ اپنے فرائض میں سخت کوتاہی کر رہے ہیں۔" حضرت عمرؓ نے فرمایا "وہ کیا کرتے ہیں۔ تفصیل سے بتاؤ تاکہ باز پرس کی جائے۔"

"اوّل یہ کہ جب تک اچھا خاصا دن نہیں چڑھ آتا وہ گھر سے باہر نہیں آتے۔ دوسرے یہ کہ رات کو اگر ان کو آواز دی جاتی ہے تو جواب نہیں دیتے۔ تیسرے یہ کہ مہینے میں ایک دن تو گھر سے بالکل باہر نہیں نکلتے" ــــ وفد نے عرض کیا۔

"یہ تو بڑی سنگین شکائتیں ہیں۔ مجھے سعید بن عامرؓ جیسے فرض شناش آدمی سے ایسی ہرگز توقع نہ تھی۔ اچھا انہیں بلواؤ تاکہ ان سے جواب طلبی کی جائے" امیرالمومنینؓ نے حکم دیا۔

سعید بن عامرؓ حاضر ہوگئے۔ امیرالمومنینؓ نے وفد کے لوگوں سے فرمایا۔ "دیکھو یہ سعید بن عامرؓ ہیں۔ ان کے خلاف تمہیں جو شکایتیں ہیں ان کے سامنے دوہراؤ۔"

وفد نے تمام شکایات دوہرائیں۔ امیرالمومنینؓ نے فرمایا۔ "سعید! تمہارے پاس کیا جواب ہے؟"

"امیرالمومنین! یہ میرے اور میرے خدا کے درمیان ایک راز تھا۔ جس کا بیان کرنا مجھے پسند نہیں تھا لیکن اب مجبوری ہے۔" سعید بن عامرؓ نے آزردہ خاطر ہوکر کہا۔ اور شکایتوں کے جواب میں کہا ــــ "امیرالمومنین! بات یہ ہے کہ میں نے دن ان لوگوں کی خدمت کے لئے وقف کیا ہے اور رات اپنے پروردگار کے لئے۔ رات آتی ہے تو بندوں کی خدمت سے فارغ ہوکر نماز عشاء کے بعد گھر چلا جاتا ہوں اور اپنے ربّ کے حضور کھڑا ہو جاتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی شخص رات کو مجھے پکارتا ہے تو میں جواب نہیں دے سکتا" ــــ حضرت عمر فاروقؓ کا چہرہ فرطِ مسرت سے تمتمانے لگا۔ سعید بن عامرؓ کہتے چلے گئے ــــ "امیرالمومنین! میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر میں کوئی ملازم نہیں ہے جو گھر کے کاموں میں میرا اور میری بیوی کا ہاتھ بٹائے۔ بیوی تنہا تمام کام نہیں کر سکتی۔ مَیں صبح کی نماز کے بعد گھر جاتا ہوں اور آٹا گوندھتا ہوں اور روٹی پکاتا ہوں۔ پھر ہاتھ مُنہ دھو کر لوگوں کی خدمت کے لئے باہر آتا ہوں۔ اِس وجہ سے مجھے گھر سے باہر نکلنے میں دیر ہو جاتی ہے۔"

"اور تیسری شکایت کے متعلق تمہارا کیا جواب ہے؟" امیرالمومنینؓ نے حیرت سے پوچھا۔

"امیرالمومنین! میرے پاس کپڑوں کا صرف ایک ہی جوڑا ہے جسے مَیں پہنے ہوئے ہوں۔ جب یہ مَیلے ہو جاتے ہیں تو مَیں اِن کو اُتارتا ہوں اور خود ہی دھوتا ہوں۔ اور جب یہ سُوکھ جاتے ہیں تو پہن کر باہر نکل آتا ہوں۔ اِس کام کے لئے مَیں نے مہینے میں ایک دن مقرر کر رکھا ہے۔ اُس روز مَیں سارا دن گھر میں رہتا ہوں۔"

حضرت عمرؓ کا چہرہ فرطِ مسرت سے چمک اُٹھا۔ آپ ہاتھ اُٹھا کر بولے۔ "اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے کارِ خلافت سرانجام دینے کے لئے مجھے ایسے لوگ عطا فرمائے ہیں جو عوام کی بے لوث خدمت کرتے ہیں"

——— پھر سعید بن عامر سے کہا۔ "سعید! مَیں نے تمہارے بارے میں شکایات سُن کر کوئی بُرا خیال نہیں کیا تھا۔ کہ اِن اُمور کی یقیناً کوئی معقول وجہ ہوگی۔"

(حافظ محمد صدیق فیضی۔ لاہور)

جج کا باپ

کہتے ہیں سرسید احمد خان ایک دفعہ گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک انگریز جج بیٹھا ہوا تھا۔ باتوں باتوں میں سرسید احمد خان نے انگریز جج سے پوچھا۔ "آپ کون ہیں؟"

"مَیں جج ہوں"۔ انگریز جج نے قدرے رُعب سے کہا۔

چند لمحوں کے بعد پھر انگریز نے سر سید احمد خان سے سوال کیا۔ "آپ کون ہیں؟"

"مَیں جج کا باپ ہوں"۔ سرسید احمد خان نے مسکراتے ہوئے فوراً جواب دیا۔

انگریز جج کے چہرے پر خفگی کے آثار دیکھ کر سرسید احمد خان نے کہا۔ "گھبرائیے نہیں جسٹس محمود میرا بیٹا ہے۔"

(ابن بہادر ڈار۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ اطفال

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

انشاء اللہ ماہِ ہجرت (مئی) کے آخری جمعہ کو منعقد ہوں گے۔ قائدینِ مجالس سے درخواست ہے کہ ابھی سے امتحانات کی تیاری کا انتظام کر دیں تاکہ اطفال زیادہ اچھی طرح تیاری کر کے امتحانات میں شریک ہوں۔ (سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال توجہ فرمائیں

احمدی بچوں کی دینی تربیت کیلئے مرکز کی طرف سے ہر سال امتحانات منعقد کئے جاتے ہیں جس کا نصاب "کامیابی کی راہیں" کی شکل میں چھپا ہوا موجود ہے۔ امسال یہ امتحانات انشاء اللہ مئی کے آخری جمعہ کو منعقد ہوں گے۔

سب اطفال اس طرف خاص توجہ دیں کیونکہ دینی علم احمدی بچے کا زیور ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

"یاد رکھنے کی باتیں" کا امتحان

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ نے اطفال کے لئے ایک کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" شائع کیا ہے۔ سب اطفال نے اسے زبانی یاد کرنا ہے۔

انشاء اللہ فروری کے آخری عشرہ میں اس کا امتحان ہوگا۔ کامیابی کا معیار سو فیصدی نمبر حاصل کرنا ہے۔ تمام اطفال ابھی سے تیاری کرنا شروع کر دیں۔

سیکرٹری تعلیم
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

قائدین مجالس شعبۂ اطفال کی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے پندرہ تاریخ سے قبل بھیج دیا کریں
(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی مجلس کا نام تلاش کریں

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع جو اس سال ۶-۷ر اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہوا تھا جن جن ضلعوں سے اطفال الاحمدیہ کی مجالس اجتماع میں شریک ہوئیں اُن کے نام اور تعداد ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ آپ بھی اپنی مجلس کا نام اس میں تلاش کریں۔ اگر آپ کی مجلس کا نام اس میں نہیں ہے تو آئندہ کوشش کریں کہ آپ کی مجلس کے اطفال بھی اس بابرکت اجتماع میں ضرور شریک ہوں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نمبر شمار	نام ضلع	نام مجالس مع تعداد اطفال
۱	پشاور	پشاور شہر ۱۔ نوشہرہ کینٹ ۲۔
۲	راولپنڈی	گوجر خان ۲ - مری ۱
۳	گجرات	کھاریاں ۱۹۔ شادیوال ۱۔ دھیرکے کلاں ۱۔ چک سکندر ۱۵۔ منڈی بہاؤالدین ۴۔ کڑیانوالہ ۱۔ پوڑانوالہ اسماعیلہ ۵۔ بولیانوالہ ۴۔ ممدانہ ۳۔
۴	سرگودھا	سرگودھا شہر ۷۔ بھیرہ ۷۔ چک ۳۲ جنوبی کے والہ ۴۔ چک ۹۹ شمالی ۶۔ خوشاب ۹۔ چک ۹۸ شمالی ۱۔ چک ۴۳ جنوبی ۲۔ چک ۱۶۸ شمالی منگلا ۵۔ چک ۱۵۲ شمالی ۳۔ سرگودھا کینٹ ۴۔ چک ۸۸ شمالی ۳۔ چک ۲۴ جنوبی ۱۔ اورحمہ ۴۔ ہجکہ ۱۔ چک ۸۱ جنوبی ۵۔ چک ۳۶ جنوبی ۱۔
۵	جھنگ	جھنگ صدر ۱۔ چنیوٹ ۱۰۔ احمد نگر ۵۳۔ چاہ لڈیانہ ۱۔
۶	لائل پور	لائل پور شہر ۲۴۔ چک ۱۲۱ گوکھووال ۲۔ گوجرہ ۳۔ چک ۸۴ ج۔ب سرشمیر روڈ ۱۔ چک ۲۶ ج۔ب ۱۔ چک ۱۹۴ ر۔ب لاٹھیانوالہ ۸۔ چک ۹۶ گ۔ب مرتیح ۳۔ چک ۹۴ ج۔ب ۱۔
۷	لاہور	ماڈل ٹاؤن ۱۹۔ فیکٹری ایریا شاہدرہ ۲۔ مغل پورہ ۵۔ قصور ۱۔ اسلامیہ پارک ۲۱۔ دارالذکر ۲۴۔ للیانی ۱۔ چونیاں ۱۔ پتوکی ۱۔
۸	سیالکوٹ	سیالکوٹ شہر ۵۹۔ ڈسکہ ۱۔ نارووال ۲۔ چونڈہ ۱۔ گھٹیالیاں ۔ بدوملہی ۶۔ ریلوکے ۱۔ ٹھروہ ۷۔ سمبڑیال ۵۔ ملیانوالہ ۱۔ عزیزپور ۱۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر شمار	نام ضلع	نام مجالس مع تعداد اطفال
		مرل ۴ - بڈھیار ۳ -
۹	گوجرانوالہ	گوجرانوالہ شہر ۳۳ - وزیر آباد ۵ - فیروزوالہ ۴ - گوہلا ورکاں ۲ - پیر کوٹ ثانی ۳ -
۱۰	شیخوپورہ	شیخوپورہ شہر ۱ - چک ۱۵ بہوڑو ۷ - ننکانہ صاحب ۴ - چوہڑکانہ ۴ - کرتوا ۱ - چک ۷۹ ر - ب نواں کوٹ ۱ - کلیاں ۲ - کوٹ رحمت خان ۱ - جھنگڑ حاکم والا ۶ - جوڑا سگھرا ۱ - ڈیرہ داد پوترے ۱ - کرم الٰہی دا وارڈہ ۱ -
۱۱	ملتان	ملتان شہر ۳ - خانیوال ۶ - کھاد فیکٹری ۱ -
۱۲	ساہیوال	ساہیوال شہر ۷ - چک $\frac{6}{11.L}$ ۶ - میرک ۱ - قبولہ ۳ - چک $\frac{93}{D}$ ۱ -
۱۳	مظفرگڑھ	علی پور گھلوان ۱ -
۱۴	رحیم یار خان	خان پور ۲ -
۱۵	خیرپور	کروندی ۱ -
۱۶	سکھر	اباڑو ۱ -
۱۷	نواب شاہ	نواب شاہ شہر ۱ - قمر آباد ۲ -
۱۸	حیدر آباد	حیدر آباد شہر ۶ - بشیر آباد اسٹیٹ ۱ - کوٹ احمدیاں ۱ -
۱۹	سانگھڑ	سانگھڑ شہر ۳ -
۲۰	تھرپارکر	نورنگر فارم ۱ - کنری ۳ - ناصر آباد اسٹیٹ ۱ - لطیف نگر ۱ -
۲۱	کوئٹہ	کوئٹہ شہر ۱ -
۲۲	کراچی	ملیر ۲ - ڈرگ روڈ ۶ - کورنگی ۳ - مارٹن روڈ ۲ - ناظم آباد ۱ - عزیزیہ آباد ۱ - کراچی صدر ۱ -
۲۳	میرپور آزاد کشمیر	آرام باڑی ۱ - بھابڑا ۱ +

Tash-hiz-ul-Azhan, Rabwah.

DECEMBER 1972
Regd. No. L 7128

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِر

رسالہ تشحیذ الاذہان ربوہ

آپ کے بچّوں کی تعلیم و تربیت میں آپ کا رفیق و مددگار

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر ایک ایسی جماعت کی بنیاد ڈالی جس کے چھوٹوں اور بڑوں سب کو صرف ایک ہی دُھن اور لگن ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو اور اس کی عظمت قائم ہو اور دینِ اسلام جلد از جلد زمین کے کناروں تک پھیل جائے۔ اور ہماری دعائیں اور ہماری تدبیریں ایک عظیم مقصد کے گرد گھوم رہی ہیں۔

اسلام کا غلبہ ہم سے کئی قسم کی قربانیاں چاہتا ہے۔ مال کی قربانی۔ وقت کی قربانی۔ جان کی قربانی۔ عزّت کی قربانی وغیرہ اور جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ قربانیاں پیش کر رہی ہے۔

لیکن ہماری یہ قربانیاں ہمارے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گی اگر ہم ان قربانیوں کے ساتھ ساتھ اپنے بچّوں کی دینی تعلیم اور دینی تربیت کی طرف توجہ نہ دیں۔ ہمارے بچّے ہمارا مستقبل ہیں۔ ہمارے بچّے اس علم اور اس نیکی کے تسلسل کا ذریعہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں عطا ہوا ہے۔

احمدی بچّوں کی تعلیم اور تربیت کے لئے۔ احمدی بچّوں کے اندر دینی رُوح پیدا کرنے کے لئے۔ احمدی بچّوں کو زمانہ کے بد اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے مجلس خدّام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام رسالہ "تشحیذ الاذہان" ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ آپ اپنے بچّوں اور بچّیوں کے لئے یہ رسالہ ضرور جاری کروائیں۔ انشاء اللہ آپ اِس رسالہ کو اپنے بچّوں کی دینی تعلیم اور دینی تربیت میں اپنا رفیق و مددگار پائیں گے۔ والسّلام

نوٹ:-

رسالہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

جو بذریعہ منی آرڈر مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان کو بھجوا کر رسالہ جاری کروا سکتے ہیں۔

خاکسار

حمید اللہ

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ